شاہ ولی اللہ اور شاہ رفیع الدین دہلوی

محمد عبدالحلیم چشتی

عبدالرحیم ضیاؔ نے جن کو شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ المتوفی ۱۲۳۹ھ سے بدو واسطہ تلمذ کا فخر حاصل ہے، شاہ صاحب اور ان کے متعلقین اور منتسبین کے حالات میں ایک کتاب نہایت جانفشانی سے مرتب کی ہے، جس کا تاریخی نام مقالات طریقت ۱۲۹۱ھ المعروف بہ فضائل عزیزیہ ہے۔ اس کتاب میں بعض نہایت مفید اور نادر معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں جو اور کتابوں میں نہیں ملتیں۔ مثلاً شاہ عبدالعزیزؒ کا سراپا اسی کتاب میں نظر سے گزرا اور کسی کتاب میں نہیں ملا۔ نوے برس پہلے ۱۲۹۲ھ ۱۸۷۵ء میں کرتان محمد محی الدین نے اپنے مطبع متین کرتان حیدرآباد میں طبع کرائی تھی۔ پھر شائع نہیں ہوئی، اب یہ کمیاب ہی نہیں نایاب بھی ہے۔

شاہ صاحب اور ان کے متعلقین اور منتسبین پر لکھنے والوں نے اس کتاب سے اعتناء کیا ہے۔ چنانچہ منشی محمد جعفر تھانیسری نے تواریخ عجیبہ موسوم بسوانح احمدی میں سید شہیدؒ کے حالات میں اس کتاب سے فائدہ اٹھایا ہے اور بالغ نظر تذکرہ نگاروں میں سے مولانا حکیم سید عبدالحی حسنی لکھنوی نے مقالات طریقت سے پورا پورا استفادہ کیا ہے چنانچہ شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز رحمہما اللہ کے تذکرہ میں اس کتاب سے بڑی قیمتی معلومات نقل کی ہیں۔ اور حوالہ بھی دیا ہے۔ حیرت ہے کہ ان کے نامور فرزند مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے سیرت سید احمد شہید میں اس کتاب سے اعتنا نہیں کیا اور نہ مولانا غلام رسول مہر نے سید شہیدؒ میں اس کتاب سے کچھ فائدہ اٹھایا ہے۔ حالانکہ ان کے پیشرو منشی محمد جعفر

تھانیسری نے تواریخ عجیبہ میں جا بجا اس کا حوالہ دیا ہے۔

محمد عبدالرحیم ضیاؔ نے اس کتاب کی ترتیب و تالیف میں جو جانفشانی کی ہے اور جس طرح اس کو مرتب کیا ہے اس کا اندازہ دیباچۂ کتاب سے کیا جا تا ہے وہ لکھتے ہیں :-

" اما بعد خاکپائے بندگان خدا، عبدالرحیم ضیا، عفی اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ ساکن بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد، لازالت مصونتہ عن الفساد والفتن، گزارش کرتا ہے کہ اگرچہ حالات حضرت رفیع المنزلت، اعلم العلماء، افضل الفضلاء اکمل الکملا، اعرف العرفا، اشرف الافاضل فخرالاماثل، خاقان اقالیم تحقیق قہرمان ممالک تدقیق، امام المفسرین ہمام المحدثین معتمد فضلائے جلیلہ، مستند عرفائے نبیلہ، قدوۃ المتکلمین اسوۃ المحققین، سندالعلماء والاولیاء سید النقباء والنجباء، قدوۃ مقبلان درگاہِ لاہوتی، زبدۂ واصلان بارگاہ جبروتی، مکمل مدارج درجات عالی، مقتدائے ادانی واعالی، مجدد روزگار، مظہر پروردگار، والاجناب قطب الاقطاب، محی السنہ، قامع البدعہ، مروج احکام دینیہ، دافع منکرات سیئہ مفیض الثقلین مقبول رب الکونین، المولوی المعنوی الفائق بین الآفاق بالفضل والتمیز، مولانا و مرشدنا حضرت حافظ شاہ عبدالعزیز، دہلوی قدس سرہ دروح روحہ، وافاض الینا برکاتہ وفتوحہ کے بعض تذکروں میں بزرگوں کے مختصر مختصر مذکور اور مختتم دوران جناب حاجی نواب مبارک علی خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مرید خاص حضرت معزز نے جو ایک رسالہ مسمی بہ کمالات عزیزی ۱۲۸۹ھ میں لکھا ہے۔ اس میں بھی مجملاً مسطور ہیں مگر آج تک اس بےنظیر روزگار کو کوئی کتاب تفصیل وار نظر نہ آئی اور اکثر مستفیضان حضرت نے عدم کی بستی بسائی اور کمالات اس ذات بابرکات کے وہبی پروردگار بیحد و بےشمار ہیں بے اختیار جی چاہا اور یہ شوق دل میں آیا کہ حتی المقدور کوشش بسیار وصحت بے شمار سے آپ کے حالات و کمالات جمع کرکے ایک کتاب بالتفصیل جس قدر ممکن ہو مرتب کیجئے اور اس کا صلہ خدائے تعالیٰ کے فضل سے آپ کے روح پر فتوح سے لیجئے۔ اس لئے اکثر روایات اہل ہند ثقات سے کہ بعض ان میں صحبت یافتہ حضرت کے ہیں جمع کرکے جو ابواب کہ اس طریق سے حاصل نہ ہوئے ان کو بذریعۂ تحریر جناب فضیلت مآب مقبول خدا و رسول حادی فروع

داصول، محی مراسم سنن حضرت رسالت پناہی، مورد تجلیات الٰہی، مولانا حافظ حاجی محمد عبدالقیوم صاحب دہلوی، سلمہ اللہ العزیز القوی داماد و شاگرد مولانا محمد اسحاق علیہ الرحمہ سے بعد دریافت و تحقیق کے اس کتاب میں لکھا اور اس کو چھ مقالے اور ایک خاتمے پر تمام کیا۔

مقالہ اول در مجمل حالات از ولادت تا وفات

مقالہ دوم در امور متعلق ظاہر و باطن

مقالہ سوم در تعبیر رویا

مقالہ چہارم در اجوبۂ اسولہ

مقالہ پنجم در سلاسل طریقت

مقالہ ششم در حالات خلفا

خاتمہ در ذکر حضرت سید شاہ محی الدین قادری ویلوری مدنی قدس سرہ

اور حسب ایمائے مشفقی فدا علی صاحب فارغ تخلص کے ضیائے طینت ابتدا کی تاریخ ۱۲۹۰ھ مقالات طریقت انتہا کا سال ۱۲۹۱ھ اور نام رکھا جو سہو و خطا اس کتاب میں واقع ہوا ہو اس کو خدائے تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے معاف کر کے قبول فرمائے اور جن جن حضرات نے میری اعانت کی ہے ان کے مقاصد دارین برلائے۔"

مقالات طریقت میں موصوف نے شاہ عبدالعزیز کے تذکرہ سے پہلے شاہ ولی اللہ اور شاہ رفیع الدین وغیرہ کا بھی کچھ حال لکھا ہے۔ شاہ ولی اللہ کے متعلق بعض معلومات خوب ہیں اور شاہ رفیع الدین کے سلسلہ میں بعض باتیں قابل توجہ ہیں۔

یہاں یہ عرض کر دینا مناسب ہے کہ ان بزرگوں کے نقل احوال میں ہم نے مؤلف کی ترتیب کو برقرار رکھا ہے۔ البتہ عنوانات کا اضافہ جا بجا کر دیا ہے اور یہ ایک ناگزیر امر تھا

(چشتی)

عبدالرحیم ضیاء نے شاہ ولی اللہ کا ذکر ان الفاظ کے ساتھ شروع کیا ہے۔

زاہد صومعۂ تدقیق، قطب دائرۂ تحقیق، سحاب مطر لآلی نکات شریفہ، بحر زخار درر و دقائق لطیفہ، رافع اعلام علم و

حکمت، بانی مبانی شرع و ملت، مرشد انام، مرجع خواص و عوام
آیۃ من آیات اللہ، مولانا قطب الدین، المعروف بہ حافظ
حاجی شاہ ولی اللہ محدث قدس اللہ سرہ

ولادت

"ولادت آپ کی ۱۱۱۵ھ میں ہے کیونکہ نام تاریخی عظیم الدین ہے۔"[۱]

تعلیم و تربیت

"بعد پہنچنے سن تمیز کے آپ نے تمام علوم اپنے پدر بزرگوار سے اور مولانا حاجی محمد افضل سیالکوٹی سے حاصل کیا۔"[۲]

آداب درس و تدریس

"معمول تھا کہ آپ سبق پڑھاتے وقت رو بقبلہ دو زانو مودب بیٹھتے تھے۔"

عادات و اطوار

"اور ہر روز عادت تھی کہ صبح کو غسل کرتے۔ نیا یا دھویا ہوا لباس پہنتے تھے نظافت صفائی اور ستھرائی، کو بہت دوست رکھتے تھے۔ مزاج میں ضبط اس طور تھا کہ آپ کو مدت تک خارش کی شکایت تھی تو شب کو سوتے وقت جسم کھجلاتے تھے اور کوئی وقت کسی نے آپ کو کھجلاتے ہوئے نہ دیکھا۔"

بیعت طریقت

"اپنے والد ماجد سے آپ نے بیعت طریقت کی تمام فیوض باطن اور اشغال مشہورہ اور جمیع آداب طریقت ان سے سیکھا پدر والا قدر نے اپنی اخیر عمر میں ان کو اجازت تلقین وبیعت وصحبت و توجہ سے سرفراز فرمائی اور اور فرمایا یدہ کیدی (ان کے ہاتھ پر بیعت میرے ہاتھ پر بیعت کی طرح ہے۔ ان کی رحلت کی وقت آپ کی عمر سولہ برس چھ مہینے کی تھی۔"

مزار پدر پر مراقبہ

"آپ مزار پر انوار پدر بزرگوار پر اکثر اوقات مراقب رہتے تھے۔ راہ حقیقت خدائے تعالیٰ کے فضل سے کشادہ ہوتی تھی۔ یہ تمام انفاس العارفین اور قول الجلی فی ذکر آثار الولی میں مفصل مذکور ہے۔"

سفر حجاز اور شیوخ حرم سے اجازت روایت و تلقین

"من بعد جب حج اور زیارت مدینہ طیبہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوئے تو تجدید اجازت علوم ظاہر و باطن عمدۃ العلماء والعرفاء حضرت شیخ ابوطاہر مدنی قدس سرہ سے کی۔ اس اثنا میں جو حقائق و علوم کہ آپ کے دل پر کھلے ہیں وہ حد بیان سے باہر ہیں چنانچہ خود استاد شیخ ابوطاہر قدس سرہ فرماتے تھے کہ

یہ شخص مجھ سے لفظ کی سند کرتا ہے اور میں اس سے معنیٰ کی سند کرتا ہوں۔

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

علوم میں تبحر اور ترویج علوم و تدوین معارف

"علوم تفسیر و حدیث و فقہ و اصول و عقائد و آداب و علم حقایق و الہیات وغیرہ میں وحید العصر تھے۔ قدرت خدا کی معمور ہے اگرچہ ہمعصروں سے بھی آپ کے کوئی اس پایہ کا ہوا ہوگا مگر ترویج علوم ادیان اور تدوین اسرار و معارف الٰہی اور تاویل مقطعات و ترجمہ قرآن و تسہیل مطالب اور تطبیق منقول یا معقول اور تبیین مسائل بعبارات مختصرہ اور اشارات لطیفہ میں فرید الدھر تھے دعویٰ بے دلیل باطل ہوتا ہے اس دعوے پر یہ آپ کی مصنفات دال اور مظہر کمال ہیں۔

تصانیف

(۱) انفاس العارفین (۲) انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ (۳) قول الجمیل (۴) خیر کثیر الملقب بخزائن الحکمتہ (۵) تفہیمات الہیہ فی علم الحقائق (۶) لمحات (۷) ہمعات - (۸) الطاف القدس (۹) فتح الودود فی معرفتہ الجنود (۱۰) بدور بازغہ (۱۱) تاویل الاحادیث فی رموز قصص الانبیاء والمرسلین (۱۲) کشف الغین فی شرح الرباعیتین (۱۳) فیوض الحرمین (۱۴) قرۃ العینین فی اثبات فضیلت الشیخین (۱۵) حجتہ اللہ البالغہ فی اسرار الحدیث وحکم الشریعہ (۱۶) سطعات (۱۷) لمعات (۱۸) واردات (۱۹) مکتوبات (۲۰) در ثمین فی مبشرات النبی الامین (۲۱) فتح الرحمن فی علوم القرآن (۲۲) الفوز الکبیر فی قوانین التفسیر (۲۳) المسوی شرح الموطا (۲۴) ہمعات الاصول (۲۵) الانوار المحمدیہ (۲۶)

فتح السلام (۲۷) المقدمۃ السنیہ (۲۸) مصفیٰ ترجمہ موطیٰ (۲۹) مسلسلات (۳۰) مبشرات (۳۱) الارشاد الی علوم الاسناد (۳۲) التنبیہ علی ما یحتاج الیہ المحدث والفقیہ (۳۳) تفسیر سورۂ بقر وآل عمران (۳۴) رسالہ مکتوب مدنی (۳۵) رسالہ در ذکر روافض (۳۶) ردگو ہرمراد (۳۷) حسن العقیدہ (۳۸) ازالۃ الخفا فی (عن) خلافۃ الخلفاء (۳۹) عقد الجید فی بیان التقلید (۴۰) سرور المحزون (۴۱) رسالۃ النوادر فی احادیث سید الاوائل والاواخر (۴۲) شرح حزب البحر (۴۳) انصاف فی بیان سبب الاختلاف (۴۴) کشف الانوار (۴۵) وصیت نامہ وغیرہ۔

موصوف کے متعلق شاہ عبدالعزیز کا بیان

مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ آپ کے مناقب میں لکھتے ہیں۔

آیۃ من آیات اللہ ومعجزۃ نبیہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

علوم ومعارف میں سند مسلسل اور فیض بلا واسطہ آنحضرتؐ

ظاہر میں اگرچہ آپ کو اتصال صحیح ساتھ تمام خانوادوں کے حاصل ہے مگر باطن میں بیعت اور اجازت خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سرفراز ہے چنانچہ انتباہ میں فرماتے ہیں۔

(چوں ایں فقیر بزیارت مدینہ رسید مدتے بر قبر مبارک متوجہ شد مراتب جذب وسلوک ہمہ از ابتداء تا انتہا در نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طے کرد آنگاہ ایں فقیر را بہ زکی وحکیم ملقب ساختند وطریقہ عنایت فرمودند وآنچہ در علم مشکلات داشتم برسیدم جواب باصواب ظاہر نمودند اکثر آں چیزہا در رسالہ فیوض الحرمین مرقوم نیستؐ اینجا نوشتہ شد ایں فقیر در جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرض کردہ بود بوجہے از کلام روحانی کہ آنحضرتؐ چہ می فرمایند در فرقہ شیعہ کہ محبت اہل بیعت دعویٰ می کنند و با اصحاب آں حضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم عداوت دارند۔

افاضہ فرمودند کہ مذہب ایں جماعت باطل است و بطلان مذہب ایشاں از تامل در تعریف امام کہ ایشاں مقرر کردہ اند ظاہر خواہد شد۔

بعد از افاقہ ازاں حالت در معنی امام تامل کردہ شد معلوم گشت کہ ایشاں می گویند کہ امام معصوم مفترض الطاعۃ می باشد ووحی باطنی کہ عبارت از القائے حکم الٰہی بردل است بطریق اجتہاد یا الہام یا امن از خطا دراں مسئلہ اورا اثبات می کنند وی گویند اورا خدائے تعالیٰ نصب کردہ است برائے مردماں "تا ایشاں را احکام الٰہی رسانند وبحقیقت معنی نبوت ہمیں خصال رجوع می کند زیراکہ بعثہ اللّٰہ لتبلیغ الاحکام حاصلش ہمیں نصب وافتراض طاعت است۔

پس بحقیقت ایشاں قائل بختم نبوت نیستند وائمہ را رضی اللّٰہ عنہم معنی نبوت اثبات می کنند اگرچہ نام نبوت نگویند وہل عقیدۃ اقبح من ذلک انتھٰی۔

حکیم امت

"اس واسطے آپ حکیم محمدیہ لکھے جاتے ہیں"

اولاد کی تربیت

حضرت شاہ صاحب معنز کا تصرف روحانی بھی بہت قوی تھا۔ چنانچہ مولوی عبدالقیوم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ثقات سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کو توجہ اپنی اولاد کی تعلیم تکمیل کی طرف بدرجہ اتم تھی، ابھی اس کام سے فراغ حاصل نہ ہوا تھا کہ اجل موعودہ پہنچی تو چالیس سال تک عالم برزخ میں اس عالم کی طرف متوجہ اور تربیت وتعلیم ابنائے کرام میں مصروف رہے چنانچہ مرزا جانجاناں صاحب مظہر علیہ الرحمتہ کہ کمل وقت اور حین رحلت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ حاضر تھے اس عالم کی طرف ان کی توجہ پر تاسف فرماتے تھے۔

جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ یہ کیفیت مرزا صاحب سے دریافت کر کے فرمایا کہ یہ توجہ ہماری تکمیل کے واسطے ہے۔

وفات۔ وفات آپ کی ۱۱۷۶ھ ہجری میں واقع ہے، نظم

تھی عجب ذات مکرم شہ ولی اللہ کی ذات

فیض بخش نسل آدم شہ ولی اللہ کی ذات

رونقِ دینِ محمد واقف سرِ اِلٰہ

حامیِ شرعِ معظم شہ ولی اللہ کی ذات

کیا عجب گر منکشف اسرارِ عالم آن سے ہوں

راز سے حق کے تھی محرم شہ ولی اللہ کی ذات

بس ہے یہ فضل و شرف اس شاہ والا کا کہ تھی

ذات آنسرور سے ہمدم شہ ولی اللہ کی ذات

گر خدا چاہے تو ہونگے اولیا ہیں اے ضیاؔ

کیونکہ رہبر رکھتے ہیں ہم شہ ولی اللہ کی ذات

شاہ صاحب کا عقدِ اوّل و فرزندِ اکبر

حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے اول اپنے ماموں کی دختر سے نکاح کیا تھا۔ ان سے مولوی محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تھے اور آپ بڑے ولی کامل تھے آپ پر جذب بہت غالب تھا۔

عقدِ ثانی اور ابناءِ اربعہ

بعد انتقال والدہ ماجدہ مولوی محمد صاحب کے شاہ صاحب موصوف نے دختر نیک اختر سید ثناء اللہ صاحب ساکن قصبہ سونپت مسماۃ بی ارادہ رحمۃ اللہ علیہا سے شادی کی ان سے چار فرزند پیدا ہوئے۔

اوّلیں مولانا شاہ عبدالعزیز

دوّمیں مولوی رفیع الدین

سوّمیں شاہ عبدالقادر

چہارمیں مولوی عبدالغنی

اور ایک دختر مسماۃ بی بی امۃ العزیز

دختر مذکورہ کو مولوی محمد فائق بن مولوی محمد عاشق بن شاہ عبداللہ بن شیخ محمد پھلتی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے شادی کردی، ان کا سلسلہ اب تک باقی ہے۔

شاہ رفیع الدین دہلوی

عبدالرحیم ضیا نے شاہ رفیع الدین دہلوی کا تذکرہ ان الفاظ کے ساتھ شروع کیا ہے۔

جناب مولی الکرام، مخدوم الانام، عالم باعمل، فاضل اجل، اسوۂ افاضل عرب و عجم زبدۂ ارباب ہمم، مسند اکابر روزگار، فخر کملائے شہر و دیار، محی الشرع والسنہ ماحی ہوئی و بدعہ، موسس اساس دین مبین، بادینا و مولانا حضرت شاہ رفیع الدین صاحب قدس سرہ العزیز

کنیت

"کنیت آپ کی ملا وائلی ہیں ابوالعجائب والغرائب ہے"

تحصیل و تکمیل

"شاہ ولی اللہ صاحب کی رحلت کے وقت آپ میبذی پڑھتے تھے تمام علوم منقول و معقول اپنے برادر بزرگوار حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی خدمت فیض درجت میں تحصیل کئے"

رام پور میں ورود اور حافظہ کا امتحان

جناب مولوی حاجی حافظ احمد علی صاحب مولانا عبدالقیوم صاحب سے سلمہا اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ

جب حضرت شاہ رفیع الدین صاحب علیہ الرحمہ کا ہنود کے قضیے کے سبب سے رامپور میں تشریف فرمائی کا اتفاق ہوا تو وہاں کے لوگ دنے، بطور امتحان سوالات شروع کئے۔ آپ فرماتے تھے کہ جاؤ کل جواب دونگا۔ وہ سوالات رکھ جائیں تو آپ دوسرے دن اسی پر جوابات لکھ کر دے دیتے خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے کسی جواب میں آپ کو تامل واقع نہ ہوا۔

وہاں کے علماء اور طلبا کو رشک پیدا ہوا وہ اس فکر میں رہتے کہ کسی طرح سے آپ کو بند کیجئے تو ایک طالب علم نے شعرائے جاہلیت کے قصیدوں میں سے نو سو نوے شعر کا ایک قصیدہ تھا۔ اس قصیدے کے کسی شعر کا پہلا مصرع اور کسی شعر کا دوسرا مصرع لکھکر خدمت عالی میں لایا اور عرض کیا کہ اس کا جواب دیجئے حسب عادت فرمایا کہ رکھ

دو کل لیجانا آپ نے اس قصیدہ کے اول و ثانی تمام مصرعہ لکھ دیئے دوسرے دن وہ طالب آیا اس کو حوالہ کیا۔ وہ دیکھکر متحیر ہوا اور کہنے لگا کہ یہ تو آپ کی عجیب و غریب کرامت ہے۔ آپ نے فرمایا کرامت نہیں یہ قصیدہ مجھکو یاد ہے اور اس قسم کے قصیدے طویل شعرائے جاہلیت کے نوسو یاد ہیں۔

سبب یاد کرنے کا یہ ہوا کہ جب میں برادر بزرگوار مولانا شاہ عبدالعزیز کی خدمت میں تفسیر جلالین شروع کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت نے فرمایا کہ لطف تفسیر کا جب ہے کہ کچھ کلام ان شعراء اور بلغا کا جن کے معارضے میں یہ کلام نازل ہوا ہے یاد ہو تو جب میں نے قصائد اور خطبے شعرائے جاہلیت مثل امرءالقیس وغیرہ کے یاد کئے تھے کیا حافظہ اور کیا علم و فضل ہوا اسی پر قیاس کیا چاہیئے۔

بیعت طریقت

آپ کو بیعت طریقت و اجازت جناب مولوی شاہ محمد عاشق صاحب پھلتی قدس سرہ سے تھی شاہ محمد عاشق صاحب خلیفہ طریقت اور خواجہ تاش اور ماموں کے فرزند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کے ہیں بڑے ولی کامل صاحب کشف و کرامات تھے سبیل الرشاد سلوک میں اور قول الجلی فی آثار ذکر الولی، حالات میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے آپ کی تصنیفات سے ہیں۔

اور شاہ رفیع الدین صاحب کو باوجود اس پایۂ علوم ظاہری کے کمالات درویشی میں ایسا غلو تھا کہ دوسرے کو کم ہوگا۔ کسی مجذوب سے بھی آپ کو فیض حاصل تھا اسی واسطے قوت باطن بہت قوی رکھتے تھے۔

سخاوت و شجاعت - سخاوت و شجاعت میں بھی یکتائے عصر و فرید الدہر تھے۔

اولاد- آپ کے چھ فرزند تھے۔

۱- مولوی محمد عیسیٰ (۲) مولوی مصطفیٰ (۳) مولوی مخصوص اللہ (۴) مولوی محمد حسین۔ (۵) مولوی موسیٰ (۶) مولوی محمد حسن۔

اولاد شاہ ولی اللہ صاحب کی آپ ہی سے باقی ہے۔ چنانچہ مولوی محمد حسن صاحب

کے فرزند مولوی احمد حسن اور چند صاحبزادیاں بقید حیات ہیں۔

منجملہ اولاد شاہ رفیع الدین صاحب قدس سرہ جناب معلی القاب مولانا و بالدینا حقایق پناہ مولوی مخصوص اللہ صاحب قدس سرہ بڑے صاحب کمال علوم ظاہر و باطن میں بے مثال تھے۔

وفات

مولانا رفیع الدین صاحب پنجم ماہ شوال سنہ ۱۲۳۳ھ کو شہر دہلی میں حفیض دار فانی سے اوج علیین کی طرف مرتقی ہوئے۔ نظم و نثر عربی میں بھی یکتائے روزگار تھے۔

تصنیفات

اور مصنفات بھی بہت ہیں ایک رسالہ معراج ہیں اور ایک تحقیق الوان میں سوا ان کے اور بھی مشہور ہیں مگر ترجمہ تحت لفظی قرآن شریف کا بعض کہتے ہیں کہ آپ نے شروع کیا تھا مگر ناتمام رہا دوسروں نے تمام کرکے آپ کے نام سے شہرت دی واللہ اعلم

حواشی

لہ صحیح تاریخ ولادت ۱۴ر شوال سنہ ۱۱۱۴ھ / ۱۷۰۳م ہے اور تاریخی نام عظیم الدین ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسور کا اعتبار نہیں کیا گیا ہے کیونکہ ابجد کے حساب سے سال ولادت سنہ ۱۱۱۵ھ برآمد ہوتا ہے جیسا کہ مؤلف موصوف نے ذکر کیا ہے۔

۲ہ حاجی محمد افضل سیالکوٹی المتوفی سنہ ۱۱۴۶ھ کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ" از راقم السطور، شائع کردہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی سنہ ۱۹۶۴ء ص ۲۹۵

۳ہ تفصیل کے لئے دیکھو "الجزء اللطیف فی ترجمۃ العبد الضعیف" مطبع احمدی دہلی ص ۲۷ اور القول الجمیل مع شرح شفاء العلیل، مطبع مجیدی کانپور سنہ ۱۳۱۹ء ص ۱۶۳

۴ہ شاہ عبدالرحیم دہلوی کا انتقال ۱۲ر صفر سنہ ۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۸م میں ہوا تھا ہم نے جو تاریخ ولادت نقل کی ہے اس کے حساب سے شاہ صاحب کی عمر اس وقت سترہ برس چھ مہینے کی تھی۔

۵ہ شیخ ابو طاہر کردی المتوفی سنہ ۱۱۴۵ھ کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔ فوائد جامعہ بر

عجالہ نافعہ، ص ۲۹۷ تا ۳۰۵

۶ حجۃ اللہ البالغہ کا پورا نام پہلی مرتبہ اسی کتاب میں نظر سے گزرا

۷ اس کا صحیح نام فتح الرحمٰن بترجمۃ القران ہے

۸ اس کتاب کا صحیح نام الفوز الکبیر فی اصول التفسیر ہے۔

۹ مصفی موطاء کی فارسی زبان میں نہایت مبسوط شرح ہے مسوی کا ترجمہ نہیں ہے، جیسے

۱۰ یہ بڑے کام کی بات ہے۔

۱۱ بوڈھانہ ایک قصبہ ہے ضلع میرٹھ سے اٹھارہ کوس پر مولوی عبدالحیٔ صاحب علیہ الرحمہ کا وطن ۱۲ منہ

۱۲ سونی پت ایک قصبہ ہے دہلی سے بیس کوس پر مغرب کی جانب۔

المسوی من احادیث الموطا

(عربی)

حضرت شاہ ولی اللہ کی یہ مشہور کتاب آج سے ۴۳ سال پہلے مکہ مکرمہ میں مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم کے زیر اہتمام چھپی تھی۔ اس میں جگہ بجگہ مولانا مرحوم کے تشریحی حواشی ہیں۔ مولانا نے حضرت شاہ صاحب کے حالات زندگی اور ان کی الموطاء کی فارسی شرح المصفی پر جو مبسوط مقدمہ لکھا تھا۔ اس کتاب کے شروع میں اس کا عربی ترجمہ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

ولائتی کپڑے کی نفیس جلد۔ کتاب کے دو حصے ہیں۔ قیمت بیس روپے

شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد